

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا مبارکپوری (سنن الرمذی 2، 175، تحفۃ الاحوزی 1، 280) "باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلہ" میں جو قول ابن المبارک کا ہے اس پر کچھ نہیں لکھتے حالانکہ یہ مقام حل طلب تھا۔ "وقال ابن المبارک: ما بین المشرق والمغرب قبلہ، ہذا ایل المشرق، واختار عبداللہ بن المبارک القیاسراہل مرو، ایل مشرق سے کون مراد ہیں؟ اور مشرق جانتے کہ مراد ہے یا مدینہ کی؟ اگر مدینہ کی مراد ہے تو اس سے مراد اہل عراق ہیں۔ وہ مدینہ سے مشرق کی جانب میں ہے۔ اور اگر مرو کی جانب مشرق ہے تو پھر تیسرا یعنی: شمال کی جانب کس کے لحاظ سے ہے مدینہ سے یا مکہ سے؟ مولانا مرحوم نے اس پر کچھ تسلی بخش نہیں لکھا اور جو لکھا ہے وہ ایک اس مقام سے انجینی ہے اور بحر شرق بھی وجہ رکھتا ہے: شرق شتائی و شرق صیفی میں؟ مدینہ سے کس جہت میں ہے؟ ایل مدینہ کا قبلہ تہجما میں ہے اور مدینہ مکہ سے جہت شمال میں ہے اگر ایل مرو جہت شمال میں سے ہیں تو پھر ان کا قبلہ جہت شرق میں کیوں ہے؟ میرے نزدیک ایل مرو ایک گوشہ میں مشرق کی جانب سے متصل رہتے ہیں اس لیے ان کا قبلہ تہجما ما بین مشرق وجنوب مدینہ سے شمال رویہ واقع ہے؟ آپ اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔ عبد الجبار ازہجہ پور

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اعلم انہ لیس المراد بالمشرق فی قول عبداللہ بن المبارک المروسی، ما بین المشرق والمغرب قبلہ، ہذا ایل المشرق، اونی قول ابن عمر رضی اللہ عنہ "اداجلت المغرب عن یبیک، والمشرق عن یسارک فما بیننا قبلہ ایل المشرق"، آخرجہ ابن ابی شیبہ، مشرق العالم کما هو مشرق الارض کما، فان قبلہ من کان بالمشرق الی اقصی الارض المسموہ اریما ہی بالمغرب، الا ما بین المشرق والمغرب، فان مکینہ و بین المغرب کما لا یستحق، بل المراد بالمشرق علی ما قال اللہ بن المبارک: ہی بلاد مخصوصہ یطلق علیها اسم المشرق کالعراق مثلاً، فان قبلہ ما بین المشرق والمغرب، وقد ورد مقتداً لہذا فی بعض طرق حدیث ابی ہریرۃ، ما بین المشرق والمغرب قبلہ ایل العراق، رواہ الیستقوی ورد الخلفیات (تعلیل الاوطار 2/181) انتہی، وسنوضح کما یشکک العطاء عن قولہما، ویشیح کل المراد ما یحظر، قلت: وقد ورد اطلاق المشرق علی العراق وما جاوہ من البلاد، فی حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً: رأس الکھز نخو المشرق،، وفی روایہ: "قبل المشرق،، الحدیث اخرجہ مسلم (86/172) وغیرہ.

فان المراد بالمشرق فی حدیث علی ما شرحہ بر غیر واحد من الشراح، جو العراق وما قاربہ من المدن، وہو ایل ما قاربہ ما قاربہ الشکانی قلت: وما یحذوہ ذلک ایضاً بتویب الیام البخاری فی صحیحہ (مسلم 1/103). علی حدیث ابی الیاب السجستانی لفظ: باب قبلہ ایل المدینہ و ایل الشام، والمشرق لیس فی المشرق والانی المغرب قبلہ، فان المراد بالمشرق فی قول البخاری ایل الشام، والمشرق لیس مشرق العالم کما هو مشرق الارض کما، فان قبلہ من فی المشرق الی اقصی الارض المسموہ اریما ہی فی المغرب، فلو حمل لفظ المشرق الذکور علی العموم، لم یصح قول البخاری، لیس فی المشرق والمغرب قبلہ، ولان ان لا یصح صلاۃ ایل السنو من فی ستم، فاضح فی المشرق، وجم یصلون الی المغرب، مع انہ لیس ایل المشرق (ای مشرق الارض کما علی ما قال ابن بطال) (فتح الباری 1/498، حمدہ التاری 4/128) قبلہ ایل المغرب، وہو ایل اریما ہی المراد بحمد عنہ من جہت فی المشرق الشالی من المدینہ فی داخل جزیرہ العرب، مثل العراق ونجد وغیرہما اونی خارجہما، لکن من بجوارہم العراق العرب لامن بعد ستم، وون مشرق العالم او مشرق الارض کما علی ما وجم ابن بطال، فقید ایل المشرق ہی ای العراق وما جاوہ من البلاد لیس فی المغرب، بل ما بین المغرب (ای مغرب الصیف) والمشرق (ای مشرق الصیف) فجزیرہ استعمال حدیث "مشرق اریما ہی" (بخاری 1/103) فاضح ادا غرضہ لیس مستقبلو القبلہ، واما من بعد من جزیرہ العرب، مثل ایل السنو من فی ستم من ایل المشرق الی اقصی الارض، فلا یجوز لہم استعمال حدیث الحدیث، لانہم ادا غرضہ لیس مستقبلو القبلہ لیس فی ایل الصادق.

قال المظہر فی شرح قول ابن المبارک الذکور: "المراد ایل المشرق، ایل الکوفہ ویند او خوزستان وفارس والعراق وخراسان وما یتعلق بہ البلاد، کدانی المرقاۃ.

قلت: لایک عنہ ان ابن المبارک وابن عمر لم یروا فی قولہما ایل المشرق، جمیع من فی مشرق الارض کما ارادہم الذین جم فی المشرق الشالی من المدینہ، اعمی جم ایل العراق وفارس وخراسان وہرات وسمرقند وبخاری وبلخ و مرو وغیرہم من جاوہم، ومن المعلوم الذی لایک فیہ احد من لہ الخیرۃ، ان قبلہ ما بین مغرب الصیف ومشرق الشام، لان بلادہم سیماسمرقند وبخاری وبلخ و مرو وواقعی مشرق الصیف والمشرق الشالی من المدینہ، کما یظهر کل من الخریطہ لیس ایل اریما ہی، لاجلہا "ای ما ینید من صاحب، ایف، آری، ایل، ومن" لفظہم ما تہم مقصدہم عالم السلام، للشیخ عبدالرحمن بن ابراہیم (کولہ بانی) فی ایل اریما ہی ایل اریما ہی ایل اریما ہی "وقال المظہر فی شرح قول ابن المبارک وابن عمر: من جہل من ایل المشرق اول المغرب، وجم مغرب الصیف عن یبیک، وآخر المشرق، وجم مشرق الشام عن یسارہ کان مستقبلو القبلہ، انتہی، وقد تقدم کلامہ فی تعیین المراد بایل المشرق، فلو حمل المشرق والمغرب فی قولہما علی العموم، ولم یخص باخر المشرق ہی مشرق الشام، وآخر المغرب ہی مغرب الصیف ان وارید بایل المشرق جمیع من فی المشرق الی اقصی الارض المسموہ اریما ہی، ولم ینتہد بالبلاد والمخصوصہ لیس قیدہما، لایحوز لہما معنی صحیح علی لایستقیم ادا فی ایل.

وانا معنی قول ابن المبارک المروسی، انہ اختار القیاسراہل (ای الاخراف الی یسار) ایل مرو، فیشیح کل کل الاثنان و یشکک عنہ العطاء عن الاصحاف، ادا غلط فی الخریطہ، فان قبلہ ایل سمرقند، وبخاری وبلخ ما بین مغرب الصیف ومشرق الشام، فی وسط، واما ایل مرو والذین جم فی مغرب بلخ وبخاری وسمرقند فقید لیس فی وسط ما بین مغرب الصیف ومشرق الشام، بل ہی الی الطرف الشرقی آمل، فینجی لہم ان یخرفوا الی یسار سیرا، کما ان ایل السنو من لہم فی ستم قبلہم فی المغرب ما بین الشمال والجنوب، لکن لیس فی وسط، بل الی الطرف الجنوبی آمل، ولذک یخرفون الی جانب یسار قلیلاً کما ایل مرو قبلہم ما بین آخر المشرق و آخر المغرب لکن الی الطرف الشرقی آمل، فینجی لہم القیاسراہل الاخراف الی جانب یسار قلیلاً، اعمی ہر الی الی یسار بحسب المدینہ میل سیرا.

بدا ما یقصر لی واکفی فی توضیح کلام ابن المبارک وابن عمر رضی اللہ عنہما واللہ اعلم بما رواہ کما، ولم اسع من الشیخ زعم اللہ تعالیٰ حراً ولا حرفین، فیما یتم بعد المقام الذی استصعب علیکم غیر ما رأیت فی الشرح، وکما فیہ سواہ، ولم یتقصر الی المراد معنی ہذا الموضع واری ان الشیخ قد ادا فی شرح کلام ابن المبارک الاول، ای ما بین المشرق والمغرب قبلہ، ہذا ایل المشرق، فقد ذکر فی شرحہ کلامہ ہذا، قال اللہ بن المبارک الشکانی والطیبی والمظہر، واری ان من قال فی قولہ جلاء النحل من الشرح عن النالی، لایستحق لہ بشیہ او اشکال، وانا قول السنو ہی ان عبداللہ بن المبارک اختار القیاسراہل مرو ولذک ان الشیخ لم یضہرہ ولم یصحہ، ولم یظہر لی وجہ ذلک، ولعل کان ظاہر اعنہ غیر محتاج الی الایضاح والشرح، وان استصعب علی غیرہ، ہذا جو لظن بہ، وکیف ما کان الامر فویل مما یحذو بہ، فقد فعل مثل ذلک کثیر من قول الشراح الحدیث مثل حافظ الدین الشیخ الاسلام ابن حجر والبدالی والعلینی والکرمانی فی شرح الصحیح البخاری، والموذبی فی

شرح مسلم، وابن العربي في شرح جامع الترمذي وغيرهم، في مواضع غير قليلة من بدء الكتب، فان جلاء الدين مغلطو الشرح الكتب المذكورة أيضا وعل مسئلتنا، قد تركوا هذه مواضع مستغيبين ومقتاتات مسئلتنا نحن على آراءكم ثم في اناسف كل الالشف على اني لم افهم مرادكم، بما حررت للسؤال، عن كلام ابن المياك حق الضم، مع اني كررت الشرفية لا ادراك معني كلامكم، وقد ميرت بالخط عبارات سواكم التي لم تحصل على شئ من معزها مع ايمان الشرفية، وصورة التحريطة هكذا:

معزب الصيغ ----- معزب الشفاء

مزينه ----- كره

شمال ----- جنوب

مشرق الصيغ ----- مشرق الشفاء

(محدث دلي ج: 2 ش: 6 شوال 1366 هـ ستمبر 1947ء)

هدا ما عندي والنداء علم بالصواب

فتاوى شيخ الحديث مباركپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 295

محدث فتویٰ